شازیہ نسرین مغل

نوادرات محمد حسین آزاد

Molana Muhammad Hussain Azad 1830-1910 was a distinguished Oriental Scholar. Azad's geniour was multi - dimensional. He had deep knowledge of Arabic, Persian and Urdu. He was a great historian, poet, prose / textbooks writer, journalist and explorer. He was the Poineer of modern Urdu poetry. In this article his great services in the Education Department of Punjab Government and in the casue of Oriental learning have been traced out from the original sources lying in the Archives of the Punjab Government at Lahore. This humble work will help to elminate some of the misconceptions about the life and works of Molana Azad and highlight some new aspects of his distinguihed carrier.

پنجاب آرکائیوز میں اپنے تحقیقی مقالے کے لیے مواد کی تلاش میں مجھے چند فائلیں ایسی ملی ہیں جن میں مولوی محمد حسین آزاد کے حوالے سے معلومات درج ہیں۔ یہ معلومات اپنی نوعیت کے اعتبار سے بہت اہم ہونے کے باوجود پردہ اخفا میں ہیں۔ضروری معلوم ہوا کہ ان فائلوں میں موجود کاغذات اوران کے اندراجات کو سامنے لایا جائے ۔ذیل میں اس کی تفصیل پیش ہے۔

پہلی فائل اس لئے اہم ہے کہ اس میں مولانا محمد حسین آزاد کی محکمہ تعلیم میں تقرری کے بارے میں احکامات ملتے ہیں مولانا کو اس دفتر میں علمی کاموں کے لئے پیئرسن کی معاونت کا فریضہ سونپا گیا تھا۔مسٹر پیئرسن راولپنڈی ڈویژن کے انسپکٹر تعلیم تھے۔

یہ 1868 کی بات ہے ان ایّام میں مسٹر پیئرسن ایک کتاب ''تاریخ ہند'' کی تیاری کے ساتھ ساتھ کتاب ''ضابطہ الحساب'' کی دوبارہ چھپائی کے کام میں مصروف تھے۔مولانا آزاد ''ضابطہ الحساب'' میں زبان اور محاورے کی بہت ساری کم زوریوں پر نظر ثانی کر کے اس کی از سر نو اشاعت پر مامور ہوئے۔اس کام کے علاوہ مولانا کو یہ فرائض بھی تفویض ہوئے کہ وہ اُردو کی پہلی کتاب کی تیاری کے ساتھ ساتھ اس نوعیت کے دوسرے کام بھی سرانجام دیں گے۔ان کی تنخواہ پچھتر روپے مقرر ہوئی جو ادب کے فروغ کے لئے مختص رقم سے ادا کی جاتی تھی۔(۱)

آزاد کی یہ تقرری عارضی نوعیت کی تھی۔محکمہ تعلیم پنجاب میں ان کی مستقل تقرری 29۔اکتوبر 1868 میں اس وقت ہوئی جب محکمہ داخلہ حکومت ہند نے اپنے خط مورخہ 20۔اکتوبر 1868 کے ذریعے مولانا آزاد کو محکمہ تعلیم پنجاب میں مبلغ -/75 روپے ماہانہ پر تقرری کے احکامات 29۔اکتوبر 1868ء میں جاری کئے اور اس کی اطلاع ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن پنجاب کو دی۔(۲)

دوسری فائل مولانا کو مبلغ چار سو روپے اعزازیہ کی منظوری دینے کے حوالے سے ہے۔ جو انہیں فارسی کی پہلی اور دوسری کتاب کی تیاری پر دیا گیا۔ فارسی کی پہلی اور دوسری کتاب 1870ء میں لکھی گئی اس کتاب کو لکھنے کی وجہ یہ تھی کہ فارسی سیکھنے والے طلبہ کے لئے کوئی موزوں کتاب موجود نہ تھی اس لئے ایک اچھی کتاب کی کمی عرصے سے محسوس کی جا رہی تھی۔ کیپٹن ہالرائیڈ، ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن پنجاب نے مولانا کو فارسی کی پہلی اور دوسری کتاب کی تیاری کے لئے محکمہ تعلیم میں مامور کیا تھا۔ فارسی کی پہلی کتاب میں مولانا محمد حسین آزاد نے گرائمر کی ساخت اور محاورات کو سمجھانے کے لئے مختصر اور آسان جملے وضاحت کے لئے بنائے گئے ہیں اور دوسری کتاب میں دلچسپ کہانیاں بیان کی گئی ہیں۔ جب یہ کتابیں 1870ء میں شائع ہوئیں تو ہر طرف ان کا چرچا پھیل گیا اور لوگوں نے ان کتابوں کو ہاتھوں ہاتھ لے لیا۔ (۳)

ان کتابوں کی فروخت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ صرف پہلے چھ ماہ میں فارسی کی پہلی کتاب کی چھ ہزار جلدیں اور فارسی کی دوسری کتابوں کی تین ہزار پانچ سو سے زائد جلدیں فروخت ہو چکی تھیں اب ان کتابوں کی کے بے پناہ مقبولیت اور پسندیدگی کی وجہ سے ڈائریکٹر، پبلک انسٹرکشن پنجاب نے اپنے خط مورخہ 15 ستمبر 1870ء کو حکومت سے سفارش کی کہ مولانا کو ان کتابوں کی تیاری میں صرف ہونے والی محنت کے سلسلے میں چار سو روپے اعزازیہ دیا جائے۔ انہیں یہ رقم ادب کی سرپرستی کے حوالے سے مختص رقم سے ادا کی گئی۔ (۴)

تیسری فائل اس لئے اہم ہے کہ اس میں مولانا محمد حسین آزاد کی تدریسی، معلمانہ اور ادارتی سمجھ بوجھ کو تسلیم کرتے ہوئے ان کو انجمن پنجاب کی طرف سے جاری ہونے والے ایک ہفتہ روزہ اخبار ''ہمائے پنجاب'' کا ایڈیٹر مقرر کیا گیا۔ یہ فائل مولانا آزاد کی مقامی اخبار ''ہمائے پنجاب'' کے لئے بطور ایڈیٹر تقرری کی اجازت کے بارے میں ہے۔ اس سلسلے میں مولانا آزاد اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور نے 27 ستمبر 1870ء کو حکومت پنجاب کے نام ایک خط لکھا جس میں کہا گیا کہ انہوں نے انجمن پنجاب کے طرف سے چھپنے والے اخبار ''ہمائے پنجاب'' کی ادارت کی ذمہ داریاں قبول کر لی ہیں انہوں نے مزید یہ اطلاع ارسال کی کہ اخبار کا سب سے بڑا خریدار محکمہ تعلیم ہے۔ سرکاری احکامات کے تحت اس پرچے کی دو سو کاپیاں محکمہ تعلیم کو موصول ہوتی ہیں۔ 4 اس خط سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مولانا محمد حسین نے گورنمنٹ کالج کی ملازمت کے دوران ''ہمائے پنجاب'' کی ادارت سنبھال لی تھی۔ یاد رہے اس وقت کسی سرکاری ملازم کے لیے اخبار کی ادارت کرنا ناممکن تھا کیوں کہ حکومت ہند نے سخت قوانین نافذ کر رکھے تھے۔ جب ڈاکٹر لائٹیز پرنسپل، گورنمنٹ کالج لاہور نے ایک اخبار لاہور کرانیکل کو بطور ایڈیٹر نکالنا شروع کیا تھا تو حکومت پنجاب نے ان کے خلاف انکوائری کرائی تھی جس کے لئے ایک کمیشن بنایا تھا لیکن حکومت پنجاب نے مولانا کے کیس میں ان کو اس پرچے کی ادارت کرنے کی منظوری چند اسباب کی بنا پر دے دی جو کہ درج ذیل تھیں۔

''ہمائے پنجاب'' خالصتاً ایک تعلیمی پرچہ تھا جس کے مقاصد میں عمومی تعلیم اور صوبے میں ہونے والی معاشرتی ترقی کے حوالے سے لوگوں کو مطلع کرنا تھا۔ اس کے علاوہ اس پرچے کا مقصد یہ بھی تھا کہ حکومت پالیسیوں کو بہتر انداز سے لوگوں تک پہنچایا جائے کیوں کہ اس وقت کچھ مقامی اخبارات حکومتی پالیسیوں کو توڑ مروڑ کر عوام تک پہنچاتے تھے۔ لہٰذا اس پرچے کے مقاصد میں شامل تھا کہ وہ تعلیمی پالیسیوں کو صحیح طریقے سے لوگوں تک پہنچائے جنہیں مقامی اخبارات جان بوجھ کر غلط انداز میں لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

سیکرٹری حکومت پنجاب فائل میں دیئے گئے ایک نوٹ میں لکھتے ہیں:۔

''ہمائے پنجاب'' ایک تعلیمی پرچہ ہے اور کسی تعلیمی ادارے کے افسر کے لیے یہ ایڈونچر ہوگا کہ وہ اس کی ادارت کرلے۔ کیونکہ ایک تعلیمی ادارے کے افسر کو اس بات کا بخوبی علم ہوتا ہے کہ اس قسم کے پرچے میں کس قسم کے مضامین تعلیم عامہ کے لئے مفید ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا ایسا افسر پرچے کی پالیسی کو تبدیل ہونے سے روکے گا اور پرچا اپنی پالیسی اور مقاصد پورے کرے گا۔ (۵)

سیکرٹری حکومت پنجاب ایک نوٹ میں لکھتے ہیں:۔

''جناب گورنر صاحب جانتے ہیں کہ یہ وہی پرچہ ہے جس کو میں نے چند ماہ پہلے جاری کیا تھا۔ یہ مکمل طور پر عمومی تعلیم کی بہتری اور معاشرتی ترقی کے حوالے سے ہے اور سیاست سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ماسوائے حکومت کی ان پالیسیوں کا دفاع کرنا جن کا مفہوم مقامی اخبارات یا غلط سمجھتے ہیں یا جان بوجھ کر یہ مفہوم عوام تک پہنچانا چاہتے ہیں''(۶)

سیکرٹری حکومت پنجاب ایک نوٹ میں لکھتے ہیں:

''حکومت ہند کے احکامات کے مطابق کوئی بھی سرکاری افسر حکومت کی اجازت کے بغیر کسی اخبار کا ایڈیٹر نہیں بن سکتا جہاں تک میرے خیال میں مولوی محمد حسین آزاد کا معاملہ ہے یہ عام قیاس ہے کہ ان کا تعلق پریس کے ساتھ کافی دوستانہ ہے۔''(۶)

گورنر پنجاب نے مورخہ 13۔اکتوبر 1870ء میں لکھا کہ اگر مولانا محمد حسین آزاد کی درخواست حکومت ہند کے احکامات کے خلاف نہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ یہ انسپکٹر جنرل پبلک انسٹرکشن کی ذمہ داری ہوگی کہ مولانا کے فرائض بحیثیت اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور اس غیر معمولی حیثیت کی وجہ سے متاثر نہ ہوں۔ اس سلسلے میں کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے مجھے ڈاکٹر لائیٹنر کے کیس میں جاری ہونے والے احکامات دکھائے جائیں۔ میرے خیال میں محکمہ تعلیم کے افسران کو پریس کے ساتھ تعلق سے ممانعت سختی کے ساتھ اطلاق اس پرچے پر نہیں ہوتا۔ گورنر پنجاب نے 25 اکتوبر 1870ء کو منظوری عطا کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ڈائریکٹر، پبلک انسٹرکشن کی جوابدہی پر اجازت دی جاتی ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ اس اخبار پر صرف ہونے والے وقت کی وجہ سے مولانا آزاد کے فرائض بحیثیت اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور متاثر نہ ہوں۔

سیکرٹری حکومت پنجاب نے گورنر پنجاب کی جانب سے 25۔اکتوبر 1870ء کو منظوری جاری کرتے ہوئے لکھا:

''میرا خیال ہے کہ ''ہمائے پنجاب'' ایک ایسا رسالہ ہے جس پر حکومت ہند کی طرف سے جاری کردہ احکامات کا اطلاق سختی کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ بنیادی طور پر ایک تعلیمی رسالہ ہے جس کا سب سے بڑا خریدار خود محکمہ تعلیم ہے۔ اس پرچے کو خاص طور پر محکمہ تعلیم کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے جاری کیا گیا ہے۔ رسالہ کسی معاشی فوائد کے لئے جاری نہیں ہوا بلکہ خالصتاً ادبی سوسائٹی نے تعلیمی مقاصد کے لیے جاری کیا ہے''۔(۷)

سیکرٹری حکومت پنجاب کے ان شذرات سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ یہ پرچہ حکومت کی ایماء پر جاری ہوا تھا اور آزاد کو اس اخبار کا ایڈیٹر اس لئے مقرر کیا گیا تھا کہ وہ بہتر طور پر جانتے تھے کہ اخبار میں کسی قسم کے مضامین شائع ہونے چاہییں۔ علاوہ ازیں وہ اخبار کو اپنی پالیسی پر کاربند رکھنے اور ان مقاصد کو بھی پورا کرانے میں کامیاب ہو سکتے تھے جن کی خاطر یہ پرچہ جاری ہوا تھا۔

نوادرات آزاد کے حوالے سے ایک اور دلچسپ فائل سرفراز خان کی کتاب ''عجائب وغرائب'' پر تبصرے کے حوالے سے ہے۔ جسے گورنر پنجاب نے ڈاکٹر لائٹیز صدر انجمن پنجاب کو بھیجا تھا تاکہ وہ حکومت کو انجمن کی رائے سے آگاہ کریں کہ آیا اس کتاب کو پبلک سکولوں میں تدریسی مقاصد کے لئے استعمال ہونا چاہیے یا نہیں؟ دلچسپ بات یہ ہے کہ مولانا کی اس کتاب کے بارے میں رائے دوسرے تبصرہ نگاروں سے مختلف تھی اور انہوں نے کچھ دلچسپ حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کتاب کو اطفال مبتدیوں کے لئے مفید قرار دیا تھا جبکہ انجمن کی مجموعی رائے اس کتاب کے خلاف تھی۔

صدر انجمن پنجاب نے اپنے خط 29۔اکتوبر 1862 کے ذریعے سیکرٹری حکومت پنجاب کو انجمن پنجاب کی رائے بھجوائی جسے مولانا نے قلم بند کیا ڈاکٹر لائٹیز اپنے خط میں لکھتے ہیں:

''انجمن پنجاب کی کارروائی کے خلاصے سے جو مقامی زبان میں ہے آپ دیکھ سکتے ہیں کہ انجمن کی رائے میں

اگر چہ یہ کتاب دل کش انداز میں لکھی گئی ہے لیکن تدریسی مقاصد کے لیے سودمند نہیں ہے کیونکہ اس میں نیچرل ہسٹری کے کئی من گھڑت واقعات درج ہیں۔'' (۸)

کتاب ''عجائب وغرائب'' پر انجمن پنجاب نے اپنے اجلاس میں کھل کر بحث کی۔ ان میں مولانا محمد حسین آزاد کے علاوہ بابو نوبین چندر رائے، محمد حیات خان صاحب اور رائے مول سنگھ شامل تھے۔ انجمن کی طرف سے اس کتاب پر رائے کو مولوی محمد حسین نے قلم بند کیا اور اپنے دستخط ثبت کیے۔ مولانا کی اصل رپورٹ اس مضمون کے آخر میں دی گئی ہے۔

انجمن پنجاب کی طرف سے مولوی محمد حسین آزاد نے جو رائے دی اس کا مختصر خلاصہ درج ذیل ہے:۔

''انجمن پنجاب کی رائے کے مطابق کتاب ''عجائب وغرائب'' اس لحاظ سے بہترین ہے کہ اس کو دلکش انداز میں قلم بند کیا گیا ہے۔ جہاں تک اس کے مضامین کا تعلق ہے وہ کسی صورت افسانوی حیثیت سے زیادہ اہمیت کے حامل نہیں ہیں۔ گویا یہ کتاب عجائب المخلوقات کا چربہ ہے۔ بے شک اس کتاب میں درج جانوروں کا وجود اس دنیا میں ہے مگر زیادہ تر مخلوقات کا تعلق قدیم زمانے کے مصنفین کے تخیل پر مبنی ہے۔ اس کتاب کو پبلک سکولوں میں متعارف کرانے کا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ کسی بہتری کی بجائے نوجوان نسل کے ذہنوں کے لیے خطرناک ثابت ہوگی۔ اگر چہ اس کتاب کا مصنف اپنی صفت کے لیے داد و تحسین کا مستحق ہے۔ اس کتاب کو کسی صورت پبلک سکولوں میں متعارف نہیں کرانا چاہیے کیونکہ کہ اس کتاب کے دلکش انداز بیان سے حاصل ہونے والے فوائد کے مقابلے میں اس میں درج غلط تصورات نوجوان نسل پر پڑنے والے نقصانات کسی حد تک زیادہ خطرناک ہیں۔ (۹)

لیکن مولانا آزاد کی رائے میں یہ کتاب درسی مقاصد کے لیے مفید ہے جسے طالب علم بخوشی پڑھیں گے کیونکہ اس کتاب کی عبارت طالب علموں کے لیے سلیس اور قابل تعلیم ہے۔ اگر چہ مولانا کی رائے دوسرے ماہرین سے مختلف تھی لیکن انجمن کا مجموعی فیصلہ ہی حرف آخر تھا۔

پانچویں فائل مولانا آزاد کی محکمہ تعلیم پنجاب میں اُردو کی پہلی اور دوسری کتاب کی تیاری کے لیے تقرری کے حوالے سے ہے۔ اردو کی پہلی اور دوسری کتاب محمد حسین آزاد کی اہم ترین تصانیف میں سے ہیں۔ یہ اردو کی سب سے اولین درسی کتب کا درجہ رکھتی ہیں۔ ان کتابوں کے ابتدائی ایڈیشن کو سلسلہ قدیم کی کتب بھی کہا جاتا ہے۔ اور اس بات میں تضاد پایا جاتا ہے کہ سلسلہ قدیم کی ابتدائی اردو کتب مولانا کی تصانیف ہیں یا کرنل ہالرائیڈ کی۔ اس حوالے سے ایک اہم فائل جو راقمہ نے پنجاب آرکائیوز سے تلاش کی ہے اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ سلسلہ قدیم کے حوالے سے اردو کی پہلی اور دوسری دونوں ابتدائی کتب کو لکھنے کے لیے محکمہ تعلیم پنجاب نے مبلغ -/75 روپے ماہوار پر آزاد کی تقرری کی تھی اور ان کو خاص طور پر اردو کی پہلی اور دوسری درسی کتب تیار کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اور ان کی یہ تقرری 11 جولائی 1867ء کو عارضی طور پر عمل میں آئی۔ واضح رہے کہ انہیں مسٹر پیئرسن کی معاونت کے ساتھ ساتھ اُردو کی پہلی کتاب کا فریضہ سونپا گیا تھا مگر ان کی باقاعدہ مستقل تقرری 26۔ اکتوبر 1868 کو عمل میں آئی۔ حکومت ہند نے مولانا آزاد کو محکمہ تعلیم پنجاب میں مبلغ -/75 روپے ماہوار پر تقرری کے باضابط احکامات 26۔ اکتوبر 1868 کو جاری کیے۔ (۱۰) ایک دوسری فائل جس سے مولانا آزاد کا اردو کی پہلی اور دوسری کتاب کی تقرری کا ثبوت ملتا ہے وہ 11 نومبر 1868 کی ہے جس کے ذریعے آزاد کو ان کتب کی تیاری کے سلسلے میں کیے جانے والے سفر کے لئے سفری الاؤنس دیا گیا اس میں یہ بات بھی لکھی گئی ہے کہ مولانا آزاد کو خاص طور پر محکمہ تعلیم نے اردو کتب کی تیاری پر مامور کیا۔ (۱۱)

چھٹی فائل مولانا آزاد کے تبصرے کے حوالے سے ہے جو انہوں نے سرسیّد احمد خان کی اُردو ڈکشنری پر گورنر پنجاب کی ایماء پر کیا تھا۔ سرسیّد احمد خاں نے اردو ڈکشنری کا نمونہ تیار کر کے یکم اگست 1868 کو گورنر پنجاب کو بھجوایا تا کہ وہ اس ڈکشنری پر اپنی رائے سے مطلع کریں۔ سرسیّد نے گورنر پنجاب کو لکھا کہ وہ اس ڈکشنری کی افادیت اور وصف سے بھی مطلع کریں۔ انہوں نے اس کام کے لیے حکومتی سرپرستی کی بھی درخواست کی تھی۔ گورنر پنجاب نے یہ ڈکشنری رائے کے لیے مسٹر ہالرائڈ، ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن

پنجاب کو بھیج دی۔

مسٹر ہالرائڈ نے اُردو ڈکشنری پر رائے حاصل کرنے لیے مشرقی علوم کے تین ماہرین سے رابطہ کیا جن میں مولانا محمد حسین آزاد بھی شامل تھے۔اُس وقت آزاد محکمہ تعلیم پنجاب میں سکولوں کے لیے اُردو کتب کی تیاری پر مامور تھے۔مولانا آزاد کے علاوہ دوسرے دو افراد میں ماسٹر پیارے لال اور مولوی ضیاء الدین شامل تھے۔ماسٹر پیارے لال اُس وقت دہلی نارمل سکول کے ہیڈ ماسٹر اور مولوی ضیاء الدین دہلی کالج میں عربی کے اسسٹنٹ پروفیسر تھے۔

مسٹر ہالرائڈ اپنے خط بنام گورنر پنجاب مورخہ 14۔اگست 1868 میں لکھتے ہیں کہ:

سر سیّد احمد خاں کی اُردو ڈکشنری پر میں ماسٹر پیارے لال پروفیسر دہلی کالج اور مولوی محمد حسین آزاد جن کی تقرری سکولوں کے لیے اُردو کتب کی تیاری کے لیے ہوئی ہے تبصروں کا ترجمہ گورنر پنجاب کے مطالعے کے لیے لف کر رہا ہوں۔ میرے خیال میں اس کام کی کھلے دل کے ساتھ حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔شرط یہ ہے کہ ڈکشنری کو صحیح معنوں میں ایک معیاری کتاب بنایا جائے اور اس کے نقائص دور کر کے اُردو کے موجودہ معیار کے مطابق تیار کر کے مکمل کیا جائے۔جن نقائص کی اُن تبصرہ میں نشان دہی کی گئی ہے اُن کو دور کرنا بہت ضروری ہے۔اس ڈکشنری کو معیاری بنانے کے لیے محنت اور پیسے کی ضرورت ہوگی۔(۱۲)

مسٹر ہالرائڈ نے اس ڈکشنری میں پائے جانے والے بہت سارے نقائص کی نشاندہی کی۔وہ اپنے خط میں خاص طور پر لکھتے ہیں کہ مولوی محمد حسین آزاد نے اپنی رپورٹ میں بڑی اہم تجویز دی ہے کہ اس کام کو شائع کرنے سے پہلے اسے مشرقی علوم کے ماہرین کو بھجوانا مناسب ہوگا تا کہ اس کی غلطیوں اور نقائص کی نشاندہی کریں اور اس میں جو ترمیم و اضافے درکار ہیں ان کا بھی ذکر کریں۔حتمی فیصلہ ڈکشنری کا مصنف خود کرے گا کہ تجاویز کردہ ترامیم کہاں تک کارآمد ہونگی۔(۱۳) مسٹر ہالرائڈ مزید لکھتے ہیں کہ انہیں خوشی ہوگی اگر اس ڈکشنری کو صوبہ پنجاب سے تعلق رکھنے والے مشرقی علوم کے مقامی ماہرین کو بھیجا جائے اور اُن کی رائے لی جائے۔انہوں نے اس خط کی کاپی سر سیّد احمد خاں کو بھی بھیجی۔مولوی محمد حسین آزاد نے اپنی رپورٹ میں لکھا تھا کہ وہ اس ڈکشنری کو معیاری اور بامقصد بنانے کے لیے وہ اپنی عاجزانہ خدمات پیش کرتے ہیں۔

مولوی محمد حسین آزاد اپنی رپورٹ میں کہتے ہیں کہ میں نے سر سیّد احمد خاں کی اُردو ڈکشنری کے پہلے چار صفحات کا جائزہ لیا ہے۔میرے خیال میں اس قسم کی ڈکشنری کی ضرورت ہر مقامی طالب علم اور سکالر کو پڑتی ہے۔علی گڑھ سوسائٹی نے اسے تیار کر کے ملک پر احسان عظیم کیا ہے۔اردو ڈکشنری کے جائزے کے دوران جو نقائص اُن کے سامنے آئے انہوں نے ان کو دور کرنے کے لیے چند تجاویز بھی دیں۔

آزاد اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ ایک تنہا شخص کے لیے انتہائی مشکل ہے کہ کسی زبان کو جو ملک کے بیشتر حصوں میں بولی جاتی ہے اور جس میں مقامی ذرائع کے علاوہ عربی فارسی، ترکی اور سنسکرت کا ذخیرہ الفاظ شامل ہے۔اُن تمام الفاظ کا احاطہ ایک کتاب میں کیا جا سکے۔آزاد نے سفارش کی کہ اس ڈکشنری کو پریس میں بھیجنے سے پہلے تین چار انتہائی قابل ماہرین مشرقی علوم کو رائے کے لیے بھیجا جائے جو اس ڈکشنری کے مصنف کو اس میں پائی جانے والی غلطیوں اور نقائص سے آگاہ کریں ان تجاویز کو ماننے یا نہ ماننے کا اختیار ہوگا۔(۱۴) اس کام کو سرانجام دینے کے لیے آزاد نے اپنی خدمات بھی پیش کی اور کہا کہ وہ اپنی صلاحیتوں اور قابلیت کے مطابق یہ کام کرنے کو تیار ہیں۔اس بات سے یہ بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آزاد اپنے ابتدائی دور میں ہی کتنی قابلیت اور استعداد کے مالک تھے اور حکومت پنجاب نے اُن کی صلاحیتوں کو مان لیا تھا اور علمی و ادبی نوعیت کے کام اُن سے لئے جا رہے تھے۔

یہ جائزہ ان سات اہم فائلوں کا ہے جن سے ہمیں مولوی آزاد کی ادبی و تعلیمی سرگرمیوں کی کچھ جھلکیاں ملتی ہیں۔یہ تازہ دریافت ہے تاہم مولوی صاحب کی حیات کے بہت سے دریچے اب بھی ہماری نظروں سے اوجھل ہیں۔آزاد شناسوں کو اس طرف

توجہ دینی چاہیے اور ایسے ڈاکومنٹس کی تلاش کو یقینی بنانا چاہیے جن سے نئے حقائق سامنے آئیں۔

حوالہ جات

1. Punjab Government Education Department B. File No. 8-20, July 1868.
2. Punjab Govenment Government Department A.File No.47-48 Oct.1868.
3. Education Department B. File No.19, Sep.1870
4. B.File No.20,Oct.1870
5. Ibid
6. Ibid
7. Ibid
8. B.File No.10,Nov 1867
9. Ibid
10. A.File No.47-48,26 Oct 1868/ B File No.18-20,July 1868
11. B. File No.80-82, Nov.1868
12. A.File No.22,Dec.1868
13. Ibid
14. Ibid

ضمیمہ

منجانب:

کپٹن ڈبلیو۔آر۔ایم ہالرائیڈ
ڈائریکٹر برائے پبلک انسٹرکشن، پنجاب

بجانب:

ٹی۔ایچ تھارنٹن اسکوائر
سیکرٹری برائے حکومت پنجاب

نمبر: ۱۸۹ مؤرخہ: ۱۵ستمبر ۱۸۷۰ء

عرض ہے کہ فارسی شروع کرنے والوں کے لئے فارسی کی موزوں ابتدائی کتب کی کمی بہت عرصے سے محسوس کی گئی۔اس لئے زیرِ دستخطی نے گورنمنٹ کالج لاہور میں عربی کے اسسٹنٹ پروفیسر مولوی محمد حسین کو فارسی کی پہلی اور دوسری کتب کی تیاری پہ مامور کیا۔اوّل الذّکر میں زبان کے محاورات اور گرائمر کی ترکیب واضح کرنے کے لئے مختصر اور آسان جملے دیئے گئے ہیں۔جبکہ موخرالذّکر چھوٹی مگر دلچسپ کہانیوں پر مشتمل ہے۔

یہ کتابیں اچھی خاصی تعداد میں فروخت ہوئی ہیں۔پچھلے چھ ماہ میں پہلی کتاب کی ۶۰۰۰ جلدیں اور دوسری کی ۳۵۰۰ سے زائد جلدیں فروخت ہوئی ہیں۔

میں سفارش کروں گا کہ ادب کی سرپرستی کے حوالے موجودہ سال کے امور کے لئے مختص رقم سے ۴۰۰ روپیہ مولوی کو ان کتب کی تیاری میں ہونے والی محنت کے صلے میں دیے جائیں۔

دستخط/ڈبلیو۔آر۔ایم ہالرائیڈ
ڈائریکٹر برائے پبلک انسٹرکشن، پنجاب

منجانب:

کپٹن ڈبلیو۔آر۔ایم ہالرائیڈ
ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن، پنجاب

بجانب:

ٹی۔ایچ تھارنٹن اسکوائر
سیکرٹری حکومت پنجاب

نمبر: ۲۰۰ مؤرخہ: ۱۷ اکتوبر ۱۸۷۰ء

مولوی محمد حسین جو گورنمنٹ کالج لاہور میں عربی کے اسسٹنٹ پروفیسر ہیں، کی طرف سے موصول ہونے والا ۲۷ ستمبر ۱۸۷۰ء کا خط برائے غور و حکم حاضر خدمت ہے اس میں کہا گیا ہے کہ انہوں نے انجمن پنجاب کی طرف سے چھپنے والے ایک مقامی اخبار ''ہمائے پنجاب'' کی ادارت قبول کر لی ہے۔ اس اخبار کی ۲۰۰ جلدیں حکومتی حکم نمبر ۸۳ مؤرخہ ۷ فروری ۱۸۷۰ء کے تحت محکمہ تعلیم کو موصول ہوتی ہیں۔

۲۔ زیر دستخطی کو مولوی محمد حسین کے ہمائے پنجاب کی ادارت کی اجازت کے حوالہ سے کوئی اعتراض نہیں جب تک ان کی کالج کی ذمہ داریاں احسن طریقے سے انجام پا رہی ہیں۔ اور جب تک وہ بطور سرکاری افسر اپنے عہدے اور اخبار کے درمیان تعلق میں توازن برقرار نہیں رکھتے۔

دستخط/ڈبلیو۔آر۔ایم ہالرائیڈ
ڈائریکٹر برائے پبلک انسٹرکشن، پنجاب

From
Captain W.R.M. Holroyd,
Director of Public Instruction, Punjab

To
T.H. Thornton Esqre
Secretary to Government Punjab

No. 200 Dated: 7 October, 1870

Submits for consideration and order a letter dated 27th September, 1870 from Moulawie Muhammad Hussain, Assistant Professor of Arabic in theGovernment College at Lahore, stating that he has accepted the editorship of the'Huma-i-Punjab' a vernacular newspaper which is published by the AnjumanPunjab, and of which 200~opies are taken by the Education Department under thesanction conveyed by G.O No. 83 dated the 7th February, 1870.

2. The undersigned sees no objection to Moulavi Muhammad Hussain isbeing allowed to edit the Huma-i-Punjab, so long as his duties in the college aresatisfactorily performed and his connection with the paper does not compromise himin his position as a Government Officer.

Sd/ W.R.M Holroyd
Director of P.I. Punjab

From

Captain W R.M. Holroyad

Director of Public Instruction, Punjab

TO

7'. T.H. Thornton Esquire

Secretary to Government Punja6

Dated 11th November, 1869 No. 254

With reference to previous correspondence ending with G.O No. 438 dated 26 October, 1868 soliciting sanction for payment of traveling allowance at usual rate to Moulavi Muhammad Hussain, who is employed in the preparation of Urdu deport 600ki and to change it to the grant for patronage of Literature from which his salary is paid.

Sd / W.R.M. Holroyed

Director of Public Instruction, Punjab

From

Captain W.R.M.Holroyd

Director of Pu6fic Instruction, Punja6

To

T.H. Thornton Squire D C. L.

Secretary to Government Punjab

Dated Murree 11th Jury 1868

Sir,

I have the honor to solicit the sanction of Government to the appointment on special duty on a salary of Rs. 7 5/- p. m. of Moulavi Muhammad Hussain whose name and qualifications you lately brought to my notice, for the purpose of assisting Mr. Pearson in the preparation of a new history of India, and in the revision of the Zubdat-ul-Hisab or translation of Barnard smiths', Arithmetic which contains many faults in language and idiom, and for the compilation under my direction of an improved first Urdu Book and for such other work of a similar kind at it may be found most advantageous to employ him on.

2. Hiis salary can be paid out of the assignment for the patronage of literature, and I anticipate great benefit from his assistance in the improvement of vernacular school literature.

I have the honor to be

Sir

Your most 0bedient Servant

Sd / W.R.M Holroyed

Director of Pubfic Instruction, Punjab

From
Captain W.R.M. Holroyd,
Director of Public Instruction, Punjab

To
T.H. Thornton Esqre
Secretary to Government Punjab

No. 189 Dated: 5 September, 1870

Begs to state that the want of suitable elementary Persian books for beginners was long felt. The undersigned therefore employed Maulawi MuhammadHussain asstt. Professor of Arabic Govt. College Lahore in the preparation of thefirst and second Persian books. The former contains short and easy sentences illustrating the gramatical construction and idioms of the language and the latter amusing little stories.These books have a large sale, 6000 copies of the first book and upwards of 3500 of the second have been sold during the last six months.

I recommend a grant out of the current years assignment for patronage of literature of Rs. 400 to the Maulawi as remuneration for his labour in the preparation of the two books.

Sd/ W.R.M Holroyd
Director of P.I. Punjab

محمد حسین سیکرٹری انجمن

رائے اوپر کتاب عجائب و غرائیب کے جو کہ حضور نواب لیفٹینینٹ
گورنر بہادر نے واسطے طلب رائے کے انجمن پنجاب میں بھیجی ہے۔

اس کتاب کے مصنف نے فی الحقیقت محنت کی ہے لیکن اول میں جو بہت سے چہرے تصویروں کے ہیں اگر ایک تصورِ خاص کو اصل فرض کیا جاتا اور جو جو صفتیں ہر تصویر پر لکھنی ہیں وہ اسے ایک چہرہ پر طاری کی جاتیں اور مصور اس کا بھی ایسا صاحبِ کمال ہوتا کہ جو صفت اس کے اوپر لکھے اس کی دلی حالت کو از روی قیافے بشرہ سے ثابت کرتا تو ایک خیال بچوں کے خوش کرنے کا اور ایک شعبہ علم قیافہ کا تھا۔ لیکن اس کی تصویر پر فقط صورتیں ہی صورتیں بنیں علاوہ برآں چھاپہ مہر لگانا جیسا تصویروں کے لیے چاہیے ویسا نہیں ہے۔ فقط تصویر دینے کے بعد جو حالات مختلف جانوروں کے لکھنے ہیں تو یہی جانور مثلاً ویل و کنگرو وغیرہ جس کا ذکر ماسٹر رام چند صاحب نے اپنے عجائبات روزگار میں انگریزی سے ترجمہ کر کے لکھا ہے بے شک درست ہیں باقی حال عجائب المخلوقات و خاتمہ روصتہ الصفا و حبیب للسیر وغیرہ کے ہیں۔ چنانچہ حالات و تصویرات آدم سبک چہرہ و ذوجدینہ و درخت آدم ثمر وغیرہ سے ظاہر ہے کہ کوئی ایک شعبہ بہت اوج کا ہے۔ فارسی مصنفوں کی تلخی کا حال ظاہر کہ اکثر لوگوں کو بڑا فخر بات کے عجیب ہونے کا ہوتا تھا نہ مطلب کی اصلیت کا ایسی کتاب کو اگر داخل درس مکاتب کیا جائے تو گویا لڑکوں کو چند خیالات باطل کا یقین کرانا اور بے اصل باتوں کے قبول کی عادت ڈالنی ہے باوجود اس کے یہی اس تصنیف سے ایک رستہ امید کا نکلتا ہے کہ اہلِ ہند تصنیف و تالیف کی راہ پر تو کھڑے ہونے لگے کیا عجب ہے کہ کبھی منزل مقصود کو بھی پہنچے مصنف صاحب کو آفرین و تحسین کے ساتھ دل بہلانا چاہیے۔ لیکن جو قباحت ہے اسے آگاہ کرنا چاہیے تاکہ مصنف کی تصنیفات بالکل بے نقص اور بے عیب ہونے اور سب لوگوں کو وقت تصنیف کی ایسی باتوں کا خیال رہے فقط ڈپٹی محمد حیات خان صاحب اور بابو نوبین چندر رائے صاحب نے بھی یہی رائے اپنی ظاہر کی۔ رائے مول سنگھ صاحب نے یہی رائے دی کہ مضامین اس کتاب کے کتب ہاقدیمہ سے نقل ہوئے ہیں عبارت اردو اس کی بہت سہل ہے میری دانست میں واسطے پڑھنے اطفال مبتدیوں کے مفید ہوئے۔ لڑکے بتقریب دیگر تصویرات عجیبہ کے بخوشی اس کتاب کو پڑھیں گے اور عبارت اس کی سلیس قابلِ تعلیم مبتدیوں کے ہے۔

نتیجہ اخیر و غلبہ رائے انجمن

اس کتاب کی تدریسی مدرسجات تعلیم میں کسی صورت پر مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ ایسا بڑا نقصان خیالاتِ باطل کا جو مبتدیوں کے دل میں پیدا کرتے ہیں۔ صرف فائدہ حُسنِ عبارت کا اس نقصان بھاری کو رفع نہیں کرسکتا۔

العبد

محمد حسین عفی عنہ سیکرٹری انجمن

No- 293, dated 14th December 1869. [22] From Captain W. R. M.Holroyd, Director of Public Instruction Punjab, to T. I-L Thoraton Esquire, D. C. L., Secretary to Government Punjab

I have the honour to acknowledge the receipt of your No. 348 dated 2ih August 1868, and to forward copies of the remarks of Lala Piyara Lal, Head Master Dehli Normal School, and translations of the reports of Maulavi Zayauddin, Assistant Professor Dehli College, and of Maulavi Muhammad Husain, who is at present employed in the preparation of Urdu school books.

2. I think that liberal encouragement should be afforded to an under taking of this description, provided that the Dictionary can be made a really standard work, and as perfect as the present state of the Urdu language will allow.

3. Certain defects however have been pointed out in the specimen sent for is hoped the value of the work will be at all com mensurate with the labour andexpense involved in its preparation

4. Many words of common occurrence, such as "atish baz," "atish bazi," "atish parast," "atish parasti," "atish dan," and other compounds of "atish," "ataliq," "akhund," &c., &c., have been omitted. The derivations and the pronunciation of words are not given. Some of the definitions are unnecessarily long, their syle is not always clear, nor are they always accurate, e. g. "abru-izat-hurmat-yane adab aur tazim ke mustahiq hone ka khayal." (This definition does not appear to be either clear or accurate; how can it apply to abru in the following sentence. Uski abru jati rabi).

"abnae-pani ka galyara yane pani ka kam' arz rflsta jis se ek bara samundar dusre bare samundar se mil jae." It is not necessary that a strait should connect two "large occans" "kam arz rasta" is an unidiomatic expression, so also is "barik banaya gaya hota hai" (see abgina), and many more examples might be added. There are some manifest errors,

e. g., "ar" is put down as masculine, yet the plural is said to be "aren;" "waw" is masculine, yet the following sentence occurs, page 6, line 6, "waw" kabhi nahin

ati." "Abshora," a corruption of the Persian word "afshurda," is entered under "ab" as if it were a compound formed of ab and shora

5. It seems useless to furnish examples from the poets in illustration of the ordinary use of words that everyone understands, though it. is very important to give examples of idiomatic expressions and illustrations ofthe niceties of the language &c.

6. Mulavi Muhammad Husain has I think offered a very good sug. gestion, namely, that before the work is published, successive portions of it should be sent to competent oriental scholars, with the view of enabling them to point out errors and omissions, and to state what emellpations and additions it appears to them to require. The author would then be able to determine for himself how far he would carry out the alterations that might be suggested to him. I should be happy to collect and to forward to him the opinions of some of the best native oriental scholars of this provinc

From

'The President to the Unjumun i Punjab

To

'The Secretary to Government Punjab

Sir,

I beg to return with thanks the book called Ujaib o qhuraib received from you some time ago for the opinion of the Unjumun thereon.

2. From the accompanying abstract of the Proceedings of the 'Unjumun in vernacular you will see that in its opinion the book although written in a good style is not suited for public instruction as it abounds description of natural history.

I have the honor to be

Sir

Your most 0bedient Servant

Sd / G,W Leitne

President Unjumun i Punjab

Lahore

'The 29th Oct06er, 1867

Translation of Maulavi MuhammadHusain's remarks on the first four pages of the Urdu Dictionary by the Aligar Society.

I looked over the first four pages of the Urdu Dictionary. The want of such a comprehensive Dictionary is daily felt by every native student and scholar, and the AligarSociety will confer a great benefit on the country by its publication. I shall make a few suggestions that occurred to me.

1. Long definitions* of common and well known words need not be given.

The synonyms (If any) of such words, or the letter for (مشہور) may be sufficient, as has been done in Persian and Arabic Lexicons.

II. The rules for the formation of the plural of many words have been given, and if this practice is followed throughout there would be much needless repetition. The plan of giving the rules of grammar in the introduction or as an appendix is both simple and sufficient.

III. In the same way the Urdu, Hindi, Perian and Arabic Proverbs, which are in general use, may be given in separate appendices, as has been done by Webster.

IV. The language of the definitions should be revised and made more clear, correct and elegant.

V. The verbs appropriate to nouns should be given, specially when the two put together produce a special meaning; for example,(آنا) to come, when used with word آنکھ means pain in the eye آپ کا کچھ مجھ پر آتا نہیں "I owe you nothting" مونہہ آنا' salivation produced by sickness or the use of mercury,گلا آنا , sore throat,دل آنا to fall in love.

VI. Quotations :/Tom poets or other authors appear necessary only when the word is used in a peculiar sense and different trom its 'ordinary signification.

VII. The root of the world and the language: from which it is derived should be stated, the letters ا،ہ،س،ت،ف،ع may serve to shew whether it is of Arabic, Persian, Turkish, Sanskrit, Hindi, or English origin. English words are daily entering into the Urdu, but always in a corrupted form; such as have already come into general use should not be omitted.

VIII. To make a distinction between the words and their meaning the former should be printed in a large type.

IX. The pronunciation of verry word should be indicated by diacritical marks. This is very necessary in the Persian character, in which these marks are made to represent the vowel sounds. I now proceed to nitce a few errors and omissions that struck me.

1. The remark that? alif prefixed to a word makes its signification negative is not genral. It is true only with regard to such words as are derived from the Sanskrit in which the letter corresponding with alif means "no" or "not". Alif is never prefixed to Persian or Arabic word for that purpose.

2. The rule that the plural of such words as ابلہ &c. is formed by changing the final alif into ye when the word is followed by a neuter verb, and into وں when an active verb precedes it, is not correct. It would have been better to say that when words ending in آ or 8 are followed by a preposition, the plural is formed by changing the final letter into وں and in other cases by changing it into ی

3. The word آبشورہ 1 (sharbat mixed with lime juice) is not derived from the root آب water. It is a corruption of the Persian word افشردن which means squeezing (the lime).

4. اتو Atu. It slwuld be stated that it is derived from the Turkish word آتون from which the ? has been dropped

5. آداب 'Adab' the plural of the Arabic word ادب is always used as singular in Persian and Urdu. The same is the case with many other Arabic words. This peculiarity should be noticed with regard to all such words.

6. آپا is a Turkish word and it should be so mentioned.

7. There is a ty'pographic error in the word آبنائی